Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Imam al-Shāfiʿī: A Luminous Life, Scholarly Contributions, and Jurisprudential Thought – A Research Study

امام شافعیؒ: حیاتِ تابندہ، علمی خدمات اور فقہی افکار کا تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. **Dr. Mufti Haris Ullah Furqani**
   Lecturer (HoD/Cdr), Department of Islamic Studies & Research, The University of Agriculture, Dera Ismail Khan, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan.
2. **Mr. Khatir Badshah (Corresponding Author)**
   MPhil Research Scholar, Department of Islamic Theology, Islamia College Peshawar University, Peshawar, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan. **harisullahfurqani@gmail.com**
3. **Dr. Zafar Hussain**
   Assistant Professor, Department of Islamic Theology, Islamia College Peshawar University, Peshawar, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan.

Citation

Furqani, Dr. Mufti Haris Ullah, Mr. Khatir Badshah, and Dr. Zafar Hussain. " Imam al-Shāfiʿī: A Luminous Life, Scholarly Contributions, and Jurisprudential Thought – A Research Study." *Al-Marjān Research Journal* 3, no. 2 (April–June 2025): 199–207.

Submission Timeline

Received: Feb 27, 2025
Revised: Mar 11, 2025
Accepted: April 02, 2025
Published Online: April 22, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Imam al-Shāfiʿī: A Luminous Life, Scholarly Contributions, and Jurisprudential Thought – A Research Study

امام شافعیؒ: حیاتِ تابندہ، علمی خدمات اور فقہی افکار کا تحقیقی جائزہ

☆ڈاکٹر مفتی حارث اللہ فرقانی ☆خاطر بادشاہ ☆ ڈاکٹر ظفر حسین

Abstract

Imam Muhammad ibn Idrīs al-Shāfiʿī (767–820 CE) remains one of the most distinguished and influential figures in Islamic intellectual history. As the founder of the Shāfiʿī school of Islamic jurisprudence, he not only shaped the trajectory of Islamic legal thought but also systematized the foundational methodology of legal derivation known as *Uṣūl al-Fiqh*. This paper presents a brief yet comprehensive research-based analysis of Imam al-Shāfiʿī's life, lineage, scholarly journey, and jurisprudential contributions. Born either in Gaza or Yemen and raised in Mecca, he displayed extraordinary intellectual potential from a young age, memorizing the Qur'ān and immersing himself in Ḥadīth and Fiqh. He studied under prominent scholars like Imam Mālik ibn Anas and later interacted with jurists in Yemen, Baghdad, and Egypt. His magnum opus *Al-Risāla* stands as the first foundational text on Islamic legal theory, outlining the authoritative sources of law: Qur'ān, Sunnah, Ijmāʿ (consensus), and Qiyās (analogical reasoning). He played a key role in bridging regional legal traditions and emphasized rationality alongside textual evidence. The paper also dispels certain myths propagated in later biographies, highlighting his deep reverence for earlier scholars including Imām Abū Ḥanīfa. Imam al-Shāfiʿī's balanced and methodological approach continues to influence Islamic jurisprudence to this day. The article concludes by reaffirming his lasting impact and relevance in both historical and contemporary contexts of Islamic thought.

Keywords: Imam al-Shāfiʿī, Islamic Jurisprudence, Uṣūl al-Fiqh, Al-Risāla, Sunni Legal Tradition.

تعارف موضوع

امام شافعیؒ اسلامی تاریخ کی وہ درخشندہ شخصیت ہیں جنہوں نے نہ صرف فقہِ اسلامی میں ایک مستقل مکتبِ فکر کی بنیاد رکھی بلکہ اصولِ فقہ کو ایک منضبط اور مربوط علمی فن کی حیثیت دی۔ ان کی زندگی علمی جستجو، دینی فہم اور تدریسی و تحقیقی خدمات سے عبارت ہے۔ آپؒ کا تعلق قریش کے

☆ لیکچرر (صدر شعبہ)، شعبہ اسلامیات و تحقیق، جامعہ زراعت، ڈیرہ اسماعیل خان، خیبر پختونخوا، پاکستان۔

☆ ایم فل ریسرچ اسکالر، شعبہ علم الکلام، اسلامیہ کالج پشاور یونیورسٹی، پشاور، خیبر پختونخوا، پاکستان۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علم الکلام، اسلامیہ کالج پشاور یونیورسٹی، پشاور، خیبر پختونخوا، پاکستان۔

معتزز خاندان سے تھا، اور بچپن ہی سے علم سے گہری وابستگی ظاہر ہونے لگی۔ آپ نے قرآن مجید حفظ کیا اور حدیث وفقہ کی تعلیم کے لیے مکہ سے مدینہ کا سفر کیا جہاں امام مالکؒ سے فیض حاصل کیا۔ بعد ازاں آپ نے یمن، بغداد اور مصر جیسے علمی مراکز میں متعدد فقہاء و محدثین سے علم حاصل کیا۔ آپ کی علمی خدمات کا نقطۂ عروج آپ کی مشہور کتاب الرسالہ ہے، جس میں اصولِ فقہ کے بنیادی قواعد وضوابط کو واضح کیا گیا۔ امام شافعیؒ نے قرآن، سنت، اجماع اور قیاس کو فقہی استدلال کے بنیادی مصادر قرار دیا اور ان کے باہم ربط کو اجاگر کیا۔ اس مقالے میں امام شافعیؒ کی حیاتِ مبارکہ، علمی خدمات، فقہی بصیرت اور بعض من گھڑت روایات کی علمی تردید کو تحقیقی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

نام اور نسب: Name & Chain

ربیع بن سلیمان کے مطابق آپؒ کا نام ونسب یوں ہے:

> امام محمد بن ادریس (شافعی) بن عباس بن عثمان بن شافع بن عبید بن عبد یزید بن ھاشم بن مطلب بن عبد مناف مطلبی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔[1]، واضح رہے کہ عبد مناف پر جاکر امام شافعی کا سلسلہ نسب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ یہ "عبد مناف" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے "دادا" جناب عبد المطلب کے "دادا" ہیں اور جناب "ہاشم" کے والد ہیں، یعنی امام شافعی رحمہ اللہ قبیلہ "قریش" سے تعلق رکھتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے اجداد میں "سائب بن عبید" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں جبکہ ان کے صاحبزادے "شافع" کم سن (بچے) صحابہ کرام میں شمار کیے جاتے ہیں۔[2]

اسی طرح ابو ذکریا یحی بن ابراہیم اپنی کتاب منازل الأئمة الأربعة میں لکھتے ہیں:

> **هو أبو عبد الله محمد بن إدريس بن العباس بن عثمان بن شافع ابن السائب بن عبيد الله بن عبد يزيد بن هاشم بن المطلب بن عبد مناف ابن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوئ بن غالب بن فهر بن مالك ابن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن أد بن أدد بن الهَمَيْسَع بن يشخب بن بيت بن سلامان بن حمل بن قيدار بن إسماعيل بن إبراهيم خليل الرحمن [صلى الله عليهما وسلم]۔**[3]

امام شافعیؒ کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے جاملتا ہے، جو کہ نبی اکرم ﷺ کے جد امجد بھی ہیں۔

تاریخ ولادت: Date of Birth

امام شافعیؒ کی تاریخِ ولادت بارے اصح قول 150ھ-767م کا منقول ہے۔[4]

---

[1] -Al-Shāfiʻī, Abū ʻAbdullāh, Muḥammad ibn Idrīs al-Muṭṭalibī al-Qurashī al-Makkī (d. 204 AH), *Al-Risāla* (Egypt: Maktaba al-Ḥalabī, 1358 AH/1940 CE), 1: 7.

[2] Al-Jahāngīrī, Abū al-ʻAlā', Muḥammad Muḥyī al-Dīn, *Musnad Imām Shāfiʻī* (Lahore: Ishtiaq A. Mushtāq Printers, Shabīr Brothers, 2009 CE), 1: 23.

[3] -Al-Salmāsī, Abū Zakariyyā, Yaḥyā ibn Ibrāhīm ibn Aḥmad ibn Muḥammad Abū Bakr ibn Abī Ṭāhir al-Azdī (d. 550 AH), *Manāzil al-A'imma al-Arbaʻa Abī Ḥanīfa wa Mālik wa al-Shāfiʻī wa Aḥmad* (Riyadh: Maktaba al-Malik Fahd al-Waṭaniyya, 1422 AH/2002 CE), 1: 19.

[4] -Al-Shāfiʻī, Abū ʻAbdullāh, *Al-Risāla*, 1: 1.

موضعِ ولادت: Place of Birth

ابو عبداللہ بن عبد الرحمن بن وہب وہبی کے مطابق آپ یمن میں پیدا ہوئے۔[5] جب کہ شمس الدین ذھبی کے مطابق آپ کی جائے پیدائش غزۃ ہے۔[6]

ایک مغالطے کی نشاندہی: Misconception

صاحبِ طبقات الشافعیین اپنی کتاب میں ایک مغالطہ کی بھی شاندہی کی ہے کہ بعض مؤرخین (خصوصًا وہ جو کہ امام شافعیؒ کی مناقب میں افراط و تفریط کا شکار ہوئے) نے امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے بارے میں جو مختلف روایات نقل کی ہیں ، مثلا یوں کہنا کہ امام شافعیؒ اپنی ماں کے پیٹ میں چار / 4 سال تک دورانِ حمل ہی رہے یہاں تک کہ امام ابو حنیفہؒ جب فوت ہوگئے تب ہی پیدا ہوئے وغیرہ یا اس قسم کی اور جتنی بھی روایات ہیں تقریبًا واہی اور غیر صحیح ہیں لہذا آپ لکھتے ہیں:

وأما زمان مولده ففي سنة خمسين ومائة بلا نزاع وهو العام الذي توفي فيه الإمام أبو حنيفة، رحمه الله، ثم قيل: ولد في اليوم الذي توفي فيه أبو حنيفة، ولا يكاد يصح هذا ويتعسر ثبوته جدا، وما يذكره بعض الجهلة من المشغبين من أن الشافعي رضي الله عنه،مكث حملا في بطن أمه أربع سنين حتى توفي أبو حنيفة، رحمه الله، أو أنه يوم وجد الشافعي توفي أبو حنيفة، فكلام سخيف وليس بصحيح، وقد كان الشافعي رضي الله عنه، من أكثر الناس تعظيما لأبي حنيفة رضي الله عنه۔[7]

تحصیلِ علم: Education

امام شافعیؒ نے اپنے وقت کے اساطینِ علوم سے فیضیاب ہوئے ہیں، چنانچہ اسی بارے علامہ ذہبی نے اپنی مشہور کتاب" سیر أعلام النبلاء "میں لکھتے ہیں:

امام الشافعیؒ نے اپنے شہر (مکہ) میں مفتیٔ مکہ یعنی مسلم بن خالد زنجی اور داود بن عبد الرحمن عطار اور اپنے چچا یعنی محمد بن علی بن شافع جو کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے چچازاد بیٹے یعنی امام شافعیؒ کے دادا ہیں، اور سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن اَبی بکر ملیکی اور سعید بن سالم اور فضیل بن عیاض اور چند اور (اہلِ علم) سے علم حاصل کیا۔اور میں (علامہ ذہبی) نے اُنہیں نافع بن عمر جمحی اور ان جیسوں کوئی شئ (مراد علم ہے) لیتے نہیں پایا حالانکہ وہ مکہ میں ان کے ساتھ تھے، اور وہ بیس / 20 سے کچھ زیادہ برس کے تھے اور امامت کے بھی لائق تھے کہ انہوں نے مدینہ کی طرف کوچ کیا

---

[5] -Ibn Abī Ḥātim, Abū Muḥammad, ʻAbdur Raḥmān ibn Muḥammad ibn Idrīs ibn al-Mundhir al-Tamīmī al-Ḥanẓalī al-Rāzī (d. 327 AH), *Ādāb al-Shāfiʻī wa Manāqibuh* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1424 AH/2003 CE), 1: 17.

[6] - Al-Dhahabī, Abū ʻAbdullāh, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad ibn ʻUthmān ibn Qāymāz (d. 748 AH), *Siyar Aʻlām al-Nubalāʼ* (Beirut: Muʼassasat al-Risāla, 1405 AH/1985 CE), 10: 6.

[7] -Ibn Kathīr, Abū al-Fidāʼ, Ismāʻīl ibn ʻUmar al-Qurashī al-Baṣrī thumma al-Dimashqī (d. 774 AH), *Tabaqāt al-Shāfiʻiyyīn*, Bāb: Tarjamat al-Shāfiʻī Raḥimahu Allāh, Faṣl: Dhikr Mawlidih wa Manshaʼih wa Himmatuh al-ʻUliyya fī Ḥāl Ṣighrih wa Ṣibāh (Cairo: Maktaba al-Thaqāfa al-Dīniyya, 1413 AH/1993 CE), 88.

چنانچہ انہوں نے امام مالک بن انسؒ سے موطأ نقل کی انہوں نے اپنے یاد کئے ہوئے میں سے پیش کیا اور بعض نے کہا کہ اپنے یاد کئے ہوئے میں یا اس سے زیادہ سے (پیش کیا)، اور انہوں نے إبراھیم بن أبي یحیی سے زیادہ نقل کیا، اور عبد العزیز دراوردي اور عطاف بن خالد اور إسماعیل بن جعفر اور إبراھیم بن سعد اور ان کے طبقے سے بھی نقل کیا، اور یمن میں انہوں نے مطرف بن مازن اور ھشام بن یوسف قاضي اور ایک جماعت سے بھی نقل کیا، جبکہ بغداد میں فقیہ العراق یعنی محمد بن حسن شیبانیؒ (آپؒ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مشہور شاگرد ہیں) سے (علم) حاصل کیا، اور ان سے جدا نہیں ہوئے اور ان سے اونٹ کے بوجھ جتنا (کنایہ ہے کثیر المقدار سے) نقل کیا اور إسماعیل ابن علیہ اور عبد الوھاب ثقفي اور ان کے علاوہ بھی کئی لوگوں سے نقل کیا۔[8]، نیز أبو الفداء إسماعیل بن عمر نے "طبقات الشافعیین" میں آپ کے تحصیلِ علم بارے بالترتیب روایات جمع کیں ہیں، جن میں سب سے پہلے آپ کی علمِ قرأت، پھر علمِ حدیث، اور آخر میں علم فقہ کی اسناد کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔[9]

سندِ حدیث سے متعلق امام شافعیؒ کا مخصوص انداز: Hadith Narration Methodology

أبو الحسن محمد بن الحسین بن إبراھیم آبري سجستاني سے مروی ہے:

قال أبو الحسن محمد بن الحسين بن إبراهيم الآبري السجستاني، في كتاب مناقب الشافعي، رضي الله عنه: سمعت بعض أهل المعرفة بالحديث، يقولون: إذا قال الشافعي، رضي الله عنه، في كتبه: أنا الثقة عن ابن أبي ذئب فهو ابن أبي فديك، وإذا قال: أنا الثقة، عن الليث بن سعد فهو يحيى بن حسان، وإذا قال: أنا الثقة، عن الوليد بن كثير فهو أبو أسامة، وإذا قال: أنا الثقة عن الأوزاعي فهو عمرو بن أبي سلمة، وإذا قال: أنا الثقة، عن ابن جريج فهو مسلم بن خالد الزنجي، وإذا قال: أنا الثقة، عن صالح مولى التوأمة فهو إبراهيم بن أبي يحيى۔[10]، **یعنی ماہرین حدیث کا کہنا ہے کہ جب امام شافعی اپنی کتابوں میں کسی حدیث کی سند میں "**أنا الثقة عن ابن أبي ذئب**" کہتے ہیں تو ان سے آپ کی مراد ابن أبي فدیک ہوتی ہے... الخ**

امام شافعیؒ کے اجل تلامذۃ کا بیان: Famous Pupils

امام شافعیؒ سے استفادہ کرنے والوں میں (امام بخاریؒ کے استاد اور مسند حمیدی کے مؤلف) عبد اللہ بن زبیر حمیدی، ابو قاسم بن سلام، ابو ثور، حرملہ بن یحی، امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ جیسے اکابر علماء شامل ہیں۔[11]، واضح رہے کہ امام شافعیؒ ائمہ اربعہ متبوعہ میں سے جلیل القدر حیثیت کے حامل ہیں، لہذا اس مختصر مضمون میں آپ کے منفرد مسائل کا احاطہ

[8] -Al-Dhahabī, Abū ʻAbdullāh, *Siyar Aʻlām al-Nubalāʼ*, 10: 6.

[9] -Ibn Kathīr, *Tabaqāt al-Shāfiʻiyyīn*, 104.

[10] -Ibn Kathīr, *Tabaqāt al-Shāfiʻiyyīn*, 104.

[11] - Al-Jahāngīrī, Abū al-ʻAlāʼ, Muḥammad Muḥyī al-Dīn, *Musnad Imām Shāfiʻī*, 1: 24.

کرنا دشوار، لیکن بطور فائدہ واستفادہ قاریٔ کے لیے مناسب ہے کہ اس بارے کتاب "طبقات الشافعیین "کا مطالعہ ضرور کرے۔

امام شافعیؒ کی مشہور کتابوں کے نام:Famous Books

آپ کی چند مشہور ونامور کتابیں درجہ ذیل ہیں:

❶ **کتاب الأم:** شافعی فقہ کا جامع ماخذ۔

❷ **الرسالہ:** اصول فقہ کی پہلی کتاب۔

❸ **السنن المأثورہ:** احادیث وفقہی استنباط۔

❹ **جِماع العلم:** علم کی اہمیت پر رسالہ۔

❺ **اختلاف الحدیث:** احادیث کے اختلاف کی وضاحت۔

❻ **إبطال الإستحسان:** استحسان کارد۔

❼ **"مسند الشافعی":** دراصل مسند الشافعی اہل سنت کے ہاں احادیث کی ایک اہم کتاب ہے، لیکن یہ امام شافعی کی تصنیف نہیں بلکہ اُن کے شاگرد ابو العباس الأصم (یا ان کے کسی تلمیذ) نے جمع وترتیب دی۔ یہ کتاب اُن کے شیخ ربیع بن سلیمان سے مروی ہے، جو امام شافعی کے شاگرد اور ان کی کتابوں کے راوی تھے۔[12]

نیز امام شافعیؒ نہ صرف ایک ممتاز عالمِ دین تھے بلکہ ایک جیّد شاعر وادیب بھی تھے، علمِ ادب سے متعلق آپ کی مشہورِ زمانہ کتاب "دیوانِ شافعی" ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔

امام شافعی بحیثیتِ بانیٔ اصولِ فقہ اور فقہی افکار: تحقیقی جائزہ

امام شافعی (150ھ-204ھ) اسلامی فقہ کے چار عظیم ائمہ میں سے ایک ہیں اور انہیں اصول فقہ کے علم کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ ان کی کتاب "الرسالہ"" اصول فقہ کے فن میں اولین تصنیف ہے، جس نے فقہی استدلال کے لیے منظم اور منطقی اصول وضع کیے۔ یہ کتاب نہ صرف فقہ کے بنیادی ماخذ (قرآن، سنت، اجماع، قیاس) کی وضاحت کرتی ہے بلکہ ان کے اطلاق کے طریقے بھی بیان کرتی ہے۔ ذیل میں امام شافعی کے فقہی افکار اور "الرسالہ" کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جاتا ہے، جس میں ان کی خدمات، کتاب کا پس منظر، اسلوب، اور اہمیت کا جائزہ حوالہ جات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

1. امام شافعی اور اصول فقہ کی بنیاد

امام شافعی نے فقہ کے استدلال کو منظم کرنے کے لیے اصول فقہ کو ایک مستقل علم کے طور پر پیش کیا۔ اس سے قبل فقہی احکام زیادہ تر تجرباتی اور غیر منظم طریقوں سے اخذ کیے جاتے تھے۔ انہوں نے فقہ کے چار بنیادی ماخذ کو واضح کیا:

* قرآن مجید: احکام کا بنیادی سرچشمہ۔

---

[12] -Al-Jahāngīrī, Abū al-‘Alā’, Muḥammad Muḥyī al-Dīn, *Musnad Imām Shāfi‘ī*, 1: 27.

* سنت نبوی: نبی اکرم ﷺ کے اقوال، افعال، اور تقاریر۔
* اجماع: امت کے علماء کا متفقہ فیصلہ۔
* قیاس: معلوم حکم کو غیر معلوم پر قیاس کرنا۔[13]

امام شافعی نے ان ماخذ کو نہ صرف ترتیب دیا بلکہ ان کے درمیان ترجیح اور تعامل کے قواعد بھی وضع کیے۔ مثال کے طور پر، انہوں نے سنت کو قرآن کی تشریح کے لیے لازم قرار دیا اور اس کی اہمیت کو واضح کیا کہ یہ وحی کی ایک شکل ہے۔ ان کے نزدیک سنت کوئی متضاد یا اختیاری چیز نہیں بلکہ قرآن کے ساتھ لازم و ملزوم ہے۔

2. "الرسالہ" کا پس منظر اور تحریر کی وجہ

"الرسالہ" امام شافعی کی سب سے مشہور تصنیف ہے، جو انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی (135ھ-198ھ) کی فرمائش پر تحریر کی۔ عبد الرحمن بن مہدی ایک معروف عالم اور بصرہ کے گورنر تھے، جنہوں نے امام شافعی سے ایک ایسی کتاب لکھنے کی درخواست کی جو فقہی احکام کے استدلال کے اصولوں کو واضح کرے۔ یہ کتاب تقریباً 190ھ کے لگ بھگ مکہ یا بغداد میں تحریر کی گئی۔[14]

امام شافعی نے اس کتاب میں اپنے دور کے فقہی اختلافات کو حل کرنے کی کوشش کی، خاص طور پر حنفی اور مالکی مکاتب فکر کے درمیان موجود تنازعات کو۔ انہوں نے فقہ کے اصولوں کو ایک ایسی جامع شکل دی جو ہر مکتب فکر کے لیے قابل قبول ہو۔

3. "الرسالہ" کا اسلوب اور ڈھانچہ

"الرسالہ" کا اسلوب مکالماتی اور استدلالی ہے۔ امام شافعی نے کتاب میں فرضی یا حقیقی مکالمات کے ذریعے اپنے اصولوں کی وضاحت کی ہے۔ یہ مکالمات عام طور پر ایک سائل (سوال پوچھنے والے) اور امام شافعی کے درمیان ہوتے ہیں، جن میں فقہی مسائل پر بحث کی جاتی ہے۔ اس اسلوب سے کتاب نہ صرف علمی بلکہ پڑھنے میں دلچسپ بھی بنتی ہے۔

کتاب کے اہم موضوعات شامل ہیں:

* **قرآن اور سنت کا باہمی تعلق:** امام شافعی نے واضح کیا کہ سنت قرآن کی تفسیر اور تکمیل کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، نماز کی تفصیلات سنت سے ملتی ہیں، جو قرآن میں اجمالی طور پر بیان کی گئی ہیں۔
* **اجماع کی اہمیت:** انہوں نے اجماع کو امت کے اتحاد کی علامت قرار دیا اور اسے شرعی ماخذ کے طور پر تسلیم کیا۔
* **قیاس کے قواعد:** قیاس کے استعمال کے لیے انہوں نے سخت شرائط عائد کیں، تاکہ ذاتی رائے (رائے) سے بچا جا سکے۔
* **ناسخ و منسوخ:** قرآن و سنت میں ناسخ و منسوخ کے اصول کو بھی واضح کیا۔[15]

امام شافعی نے ہر اصول کی وضاحت کے لیے مثالیں دیں، جیسے کہ زکوۃ، طلاق، اور وراثت کے احکام کی تشریح۔

---

[13] Al-Shāfiʿī, Muḥammad ibn Idrīs. *Al-Risālah*. Edited by Aḥmad Muḥammad Shākir. Cairo: Maktabat Dār al-Turāth, 1973, Introduction, 7–10.

[14] Al-Shāfiʿī, *Al-Risālah*, 12-16.

[15] Al-Shāfiʿī, *Al-Risālah*, 55–70.

4. امام شافعی کے فقہی افکار کی خصوصیات

امام شافعی کے فقہی افکار کی چند اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

* **اعتدال:** انہوں نے حنفی مکتب کے قیاس پر مبنی استدلال اور مالکی مکتب کے استحسان کے درمیان اعتدال کی راہ اختیار کی۔
* **سنت کی اہمیت:** انہوں نے حدیث کی صحت پر زور دیا اور ضعیف روایات کو مسترد کیا۔ وہ حدیث کے ماہر تھے اور انہوں نے سنت کو فقہ کا بنیادی ماخذ بنایا۔
* **منطقی استدلال:** ان کے اصول منطقی اور منظم تھے، جو فقہ کو ایک سائنسی شکل دیتے ہیں۔
* **اختلافات کا احترام:** انہوں نے دیگر فقہاء کے ساتھ اختلافات کو احترام کے ساتھ پیش کیا اور مکالمے کی روایت کو فروغ دیا۔[16]

5. "الرسالہ" کی اہمیت اور اثرات

"الرسالہ" نے فقہ اور اصول فقہ کے میدان میں انقلاب برپا کیا۔ اس کی اہمیت کے چند نکات درج ذیل ہیں:

* **پہلی جامع تصنیف:** یہ اصول فقہ کی اولین کتاب ہے جس نے فقہی استدلال کو منظم کیا۔
* **مکاتب فکر کے درمیان پل:** اس نے حنفی، مالکی، اور بعد میں آنے والے حنبلی مکاتب فکر کے درمیان ایک پل کا کردار ادا کیا۔
* **علمی ترقی:** اس نے فقہ کو ایک منظم علم کے طور پر پیش کیا، جس سے بعد کے علماء نے استفادہ کیا، جیسے امام احمد بن حنبل اور امام غزالی۔
* **عالمی اثر:** شافعی فقہ مشرق سے مغرب تک پھیلا اور آج بھی جنوب مشرقی ایشیا، مشرق وسطیٰ، اور افریقہ کے کئی علاقوں میں رائج ہے۔[17]

6. امام شافعی کے دیگر فقہی کارنامے

"الرسالہ" کے علاوہ امام شافعی کی دیگر اہم تصنیفات میں "الام" شامل ہے، جو ان کے فقہی آراء کا مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے حدیث، تفسیر، اور دیگر علوم میں بھی خدمات انجام دیں۔ ان کے شاگردوں، جیسے امام احمد بن حنبل اور ربیع بن سلیمان، نے ان کے افکار کو آگے بڑھایا۔[18]

امام شافعی نے اصول فقہ کو ایک مستقل علم کی شکل دی اور "الرسالہ" کے ذریعے فقہی استدلال کے اصولوں کو منظم کیا۔ ان کی کاوشوں سے فقہ ایک سائنسی اور منطقی ڈھانچے میں ڈھل گیا، جس نے اسلامی قانون کی ترقی میں کلیدی کردار ادا کیا۔ "الرسالہ" کا مکالماتی اسلوب، منطقی استدلال، اور جامعیت اسے آج بھی اصول فقہ کے طلباء کے لیے بنیادی ماخذ بناتی ہے۔ ان کے فقہی افکار نے نہ صرف شافعی مکتب فکر کو جنم دیا بلکہ دیگر مکاتب فکر پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے۔

---

[16] Al-Shāṭibī, Ibrāhīm ibn Mūsā. *Al-Muwāfaqāt fī Uṣūl al-Sharīʿah*. Beirut: Dār Ibn ʿAffān, n.d., 4:20–25.

[17] Abū Zahrah, Muḥammad. *Imām al-Shāfiʿī: Ḥayātuhu wa ʿAṣruhu, Ārāʾuhu wa Fiqhuhu*. Cairo: Dār al-Fikr al-ʿArabī, n.d., 100–120.

[18] Al-Shāfiʿī, Muḥammad ibn Idrīs. *Al-Umm*. Cairo: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, n.d., 1: Muqaddimah.

Date of death: تاریخ وفات

تاریخ وفات شعبان 204ھ -820م منقول ہے، جب کہ عمر کے بارے میں ان کے شاگرد ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ "نیف وخمسون سنة" یعنی 50 اور چند سال زیادہ۔[19]

خلاصہ بحث

امام شافعیؒ کی حیات و خدمات اسلامی فقہی روایت میں ایک تابندہ باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے اصولِ فقہ کی بنیاد رکھ کر ایک ایسا منہج فراہم کیا جو آج بھی علمی حلقوں میں مستند مانا جاتا ہے۔ ان کا اسلوبِ استدلال، متوازن رویہ اور سابقہ ائمہ کے ساتھ ادب و احترام پر مبنی تعلق، ان کی فقہی بصیرت کی جھلکیاں ہیں۔ الرسالہ جیسا بنیادی اور منہاجی علمی کارنامہ آج بھی اسلامی قانون کے طلبہ و محققین کے لیے بنیادی ماخذ ہے۔ امام شافعیؒ کی شخصیت علم، دیانت، فہم دین اور تحقیق کا حسین امتزاج تھی۔ اس مقالے میں ان کی علمی زندگی، فقہی خدمات اور منسوب غلط روایات کا تحقیقی جائزہ پیش کر کے ان کے علمی مقام کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔ ان کی فقہی و فکری وراثت آج بھی پوری امت مسلمہ کی علمی رہنمائی کا ذریعہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Abū Zahrah, Muḥammad. *Imām al-Shāfiʿī: Ḥayātuhu wa ʿAṣruhu, Ārāʾuhu wa Fiqhuhu*. Cairo: Dār al-Fikr al-ʿArabī, n.d.
* Al-Dhahabī, Abū ʻAbdullāh, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad ibn ʻUthmān ibn Qāymāz. *Siyar Aʻlām al-Nubalāʼ*. Beirut: Mu'assasat al-Risāla, 1405 AH/1985 CE.
* Al-Jahāngīrī, Abū al-ʻAlā', Muḥammad Muḥyī al-Dīn. *Musnad Imām Shāfiʻī*. Lahore: Ishtiaq A. Mushtāq Printers, Shabīr Brothers, 2009 CE.
* Al-Salmāsī, Abū Zakariyyā, Yaḥyā ibn Ibrāhīm ibn Aḥmad ibn Muḥammad Abū Bakr ibn Abī Ṭāhir al-Azdī. *Manāzil al-Aʼimma al-Arbaʻa Abī Ḥanīfa wa Mālik wa al-Shāfiʻī wa Aḥmad*. Riyadh: Maktaba al-Malik Fahd al-Waṭaniyya, 1422 AH/2002 CE.
* Al-Shāfiʻī, Abū ʻAbdullāh, Muḥammad ibn Idrīs al-Muṭṭalibī al-Qurashī al-Makkī. *Al-Risāla*. Egypt: Maktaba al-Ḥalabī, 1358 AH/1940 CE.
* Al-Shāfiʻī, Muḥammad ibn Idrīs. *Al-Risāla*. Edited by Aḥmad Muḥammad Shākir. Cairo: Maktabat Dār al-Turāth, 1973 CE.
* Al-Shāfiʻī, Muḥammad ibn Idrīs. *Al-Umm*. Cairo: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, n.d.
* Al-Shāṭibī, Ibrāhīm ibn Mūsā. *Al-Muwāfaqāt fī Uṣūl al-Sharīʿah*. Beirut: Dār Ibn ʿAffān, n.d.
* Ibn Abī Ḥātim, Abū Muḥammad, ʻAbdur Raḥmān ibn Muḥammad ibn Idrīs ibn al-Mundhir al-Tamīmī al-Ḥanẓalī al-Rāzī. *Ādāb al-Shāfiʻī wa Manāqibuh*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1424 AH/2003 CE.
* Ibn Kathīr, Abū al-Fidā', Ismāʻīl ibn ʻUmar al-Qurashī al-Baṣrī thumma al-Dimashqī. *Tabaqāt al-Shāfiʻiyyīn*. Cairo: Maktaba al-Thaqāfa al-Dīniyya, 1413 AH/1993 CE.

[19] - Ibn Kathīr, Abū al-Fidā', *Tabaqāt al-Shāfiʻiyyīn*, 146